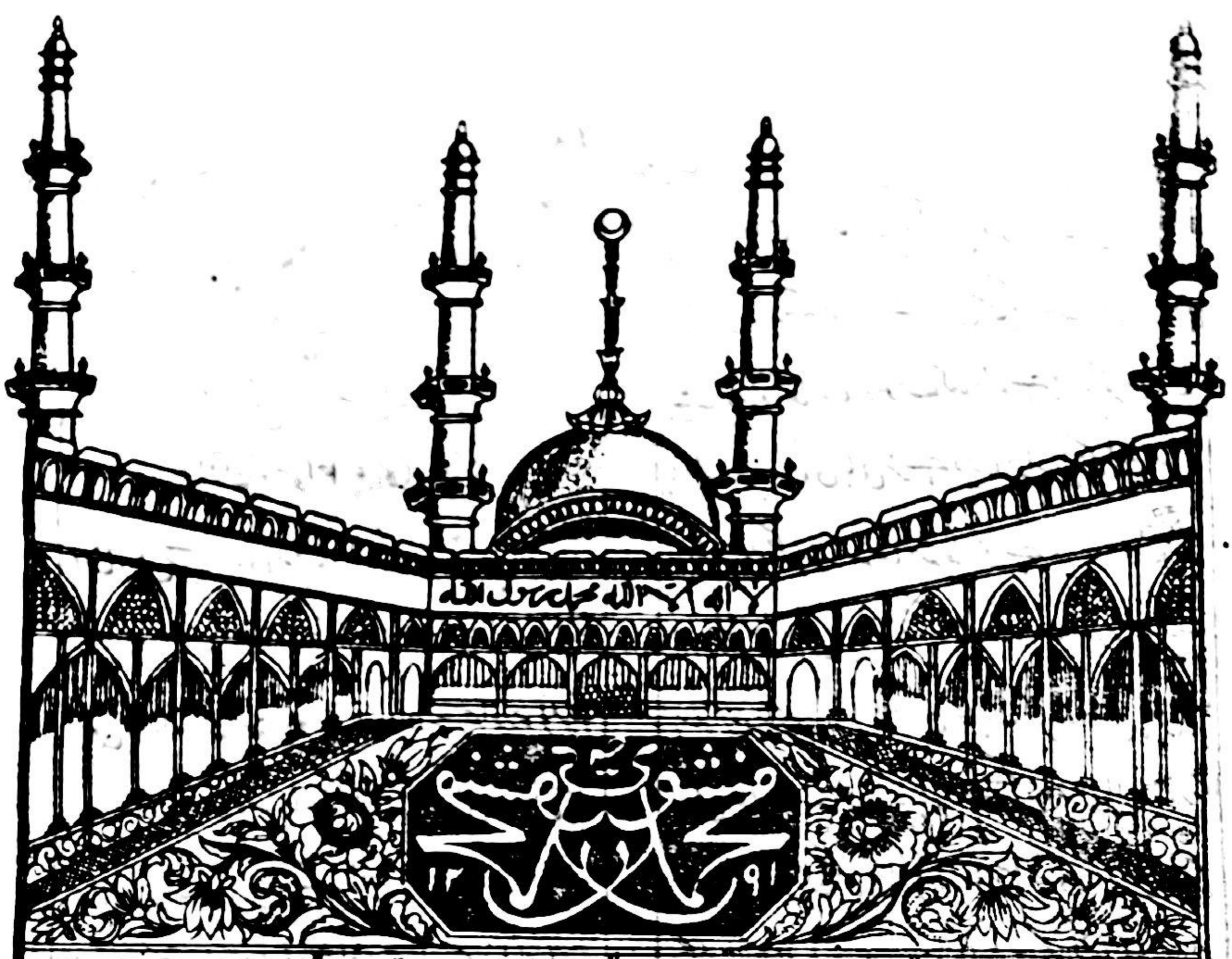

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محتشم | توریت بلا تورید انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت سرور محتشم

نمبر ۵ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد ۳

اشتہار

گو ناگون تحمید اوس خدای واحد کو لایق ہے جو ثلیث کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب و تجسیم سے مبرا ہے اور بوقلمون توصیف اوس خاتم النبیین سرور عالم کو زیبا ہے جسکو مبعث خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہے۔

بعد سپاس خلاق عالم و نعت جناب رسول اکرم مشتاقان حق پسند کو بشارت و صادقین دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہ اخبار مہینے مین تین بار پانچوین پندرہوین پچیسوین کو چھپکر شایع ہوتا ہے سالانہ قیمت اسکی بصیغہ پیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک مقرر ہے اور مابعد دو ہری قیمت لی جائیگی۔

اور اس اخبار مین مضامین مفید عام نفع اور مفید خاص فی سطر باجرت اندراج ہونگے۔

نکتہ یہ کہ جن حضرات کو کسی قسم کی تحریر یا ارسال زر قیمت اخبار وغیرہ منظور ہو تو بذریعہ منی آرڈر یا بخط نصف آنہ ہی راقم آثم کے نام ارسال فرماوین

العبد

محمد عبد المجید سکرٹری زمرۂ احباب مسکر بنگلور۔

خلیط شاہ راہ و گذر عام و مکانات رہایش کے قریب
بول و براز کا جمع ہونا اور علی ہذا غرضکہ ایسے ناپاک جگہون
کے ہوا سونگھنے سے تنفس انسان پر بڑا صدمہ پہونچتا ہی اور
صحت کو خراب کرتا ہی اسلئے اون ایام مین خاص کر جب وبای
ہیضہ کا اندیشہ ہو ضرور چاہیے کہ انسان صاف اور پاک جگہہ
مین رہایش اختیار کرے جہانکی ہوا متعفن و غلیظ نہو اگر
نقل مکان نکر سکے تو زیادہ تر حصہ رات دن کا نفیس جگہہ
مین صرف کرے اور خاص کر حبس اور شدت حرارت
و یبوست کے وقت کھلی میدان مین گھنٹہ دو گھنٹہ کے لیے ضرور
جائی اور رہایش کے مکانات کی ہوا کو روزمرہ گندھک
و کافور کے بخور یا فقط لکڑی کے دھوئین سے صاف
کرے اور جہانتک ممکن ہو مکانکو خشک اور صاف رکھا جاوے
اور مرطوب جگہونکو ہر وقت خشک رکھنا چاہیے مثلاً بول و براز
کی جگہہ پاخانون یا نالیون کی کو صاف کراکر پھراون مین
چونہ کلی یا راکھ بچھا دیجاوے اور جب وہ خشک ہوجاوے
تازہ بچھائی جاوے کہ نمی نہونے پاوے اور مکان کے اسباب
خاص کر خورش کے سامان کو کھلی ہوا مین رکھا جایا کرے
اگر کھانے کے چیز مین تعفن ہوگا موت کا سامان خود بخود
ہوجائیگا بستر بے بچھونے اور پہننے کے کپڑونکو روزمرہ ہوا
یا دھوپ لگانی چاہیے کہ پسینہ اور نمی کی بو جاتی رہے
جن کپڑون مین کہ زیادہ تر بو ہوگئی ہو اونکو گرم پانی اور کسیس
یا سجی مین صاف کرنا چاہیے اکل و شرب کے باب مین دو امر کا
بہت خیال رکھنا چاہیے حفظ ماتقدم کے طور سے کچا نمک

۱۰ قیام

سکونت

اور کسیقدر کالی مرچین کھانے کے ہمراہ ضرور کھانا چاہیے کچی
نمک کے کھانے سے بڑا فائدہ متصور ہی اور پانی کو جوش دیکر پیجیے مکانون
لیمون یا سرکہ کی سنجبین کا استعمال یاس کے لیے نافع ہوگا ان ایام مین
تازہ پانی سے بلاناغہ غسل کرنا چاہیے کہ مسامات بند نہونے پاوین
اور پسینہ بخوبی خارج ہوتا رہے بعد کھانے کے دیر تک بیٹھے رہنا
اور کسی کام مین محنت کرنا نامناسب ہی چاہیے کہ آدہ گھنٹہ ٹہلکر لیٹ
جاوے اور کم سے کم آٹھہ گھنٹہ سوئے اور حکماء متقدمین یونان بھی
ہیضہ کے علامات ایسے ہی لکھتے ہین مثلاً یک بیک مکان بہت سے
آدمیون کا اکھٹا ہونا و جمع رہنا اور بحالت پسینہ سرد ہوا
کا لگنا خواب بیداری خاص اکل و شرب مین بی اعتدالی کرنا غرض
ایسے قسم کی بی احتیاطیون سے یہ مرض لاحق ہوکر بذریعہ فاسد ہوا
کے پہلتی پہلتی مختلف مقامات کے بندگان الٰہی پر قہر لاتی ہی
حکمانی فاسد ہونے ہوا کے بہت سے علامات لکھے ہین مثلاً قلت
بارش کثرت حشرات الارض ہوا کا مکدر و مرطوب ہونا آسمان پر
کبھی غبار کبھی ابر ہی اور گاہ مطلع صاف ہو دن مین گرمی رات
کو خنکی رہی اور جب کہ جسم انسان پر علامات ذیل ظاہر ہون
تو جاننا چاہیے کہ وبا کا عمل ہی جسم سخت گرم ہوگا مگر باطن مین
اندوہ و حرارت قوی ہوگی تنفس کا اصلی حالت پر نہ آنا پسینہ
کا بدبودار ہونا اور نبض کا صغیر یا متواتر چلنا پیشاب کا سیاہی
مایل رنگ بدلنا براز کا نرم و کف ناک و بد رنگ آنا سودا وی و
صفراوی قی غشیان و اشتہای کاذب جانب دل قلم مین ہوہ
مین درد کہانسی خشک ہوست زبان شدت تشنگی سستی
بدن و فتور عقل قلت خواب صوت مشی اندرون ہون دانتون کے

جوشین ورم کا ہونا استسقا خون وغیرہ کا بدن پر
نکلنا یہ سب علامات دبا کی ہین تنفس مین جب کہ بدبو ہو یگی
جانوکہ ہلاکت کی دلیل اور علامت ردیہ ہی الامان الامان
ایسے صورتون مین فورا علاج کرنا چاہئے اگر غلط مزید ہو
جسم سی ساتھ تنقیہ کے خارج کرین بہ نسبت اسکے کہ بیماری
کے حالتمین علاج کیا جاوے تدریستی کی حالتمین اوسکی
مدوک سہل تر اور بہت مفید ہر لیے حفظ ماتقدم اسلئے ایسے
موسم مین ہر کام اعتدال سے کرنا چاہئے حرکات نامی جس سی
تفتیح مسامات ہو مثلا کثرت ریاضت و حمام و جماع سے
پرہیز کرنا چاہئے اور غذا عادت سے کم کردے گوشت کو
اگر چھوڑ دین تو بہت بہتر ہو ورنہ بحالت مجبوری تہوڑا
استعمال چاہئے اگر اسمین بقدر تین ماشہ کے سماق یا رشک
یا عنزہ یا سرکہ ملایا جاوے تو بہتر ہوگا تمام روز کہانا و پانی
نہ پیتا اور کثرت سے ترکاری کہانا باعث نقصان ہو
اور چونکہ بسبب فساد ہوا پانی مین بہی فساد ہو جاتا ہی اسلئے
بجای آب چاہ و حوض کے اگر دریای رواں کا پانی
مل سکے بہت بہتر ہو اگر یہہ میسر نہو تو صاف چاہ کے پانی
کو جوش دیکر پیئے صبح و شام سیر کرنا اور بطور مالش کسقدر
گہی بدن پر ملنا اور تازہ مکھن باعتدال کہانا البتہ ضعف
دیگا لیکن عطش و بیقراری پوست نیب بقدر یکتولہ یا کم
زیادہ حسب مزاج مریض عرق کہوہ یا عرق بادیان یا دیگر
عرقہای مناسب مین جوشاندہ دیکر قدری کیوڑا ملا کر جرعہ
جرعہ پیئے نفخ و شہی تدریجہ تین تولہ تبریکرتے

تین تولہ ہر سہ نمک تین تولہ طبیعت چہ ماشہ سنبالو
چہ ماشہ سنا مکی چہ ماشہ قرنفل چہ ماشہ پودینہ
خشک دو تولہ انیون دو ماشہ عرق لیمون مین بقدر نخود
کلان خوب بنا کر ہر روز چہار پانچ گہانا نہایت نافع ہے
جسکا مزاج مرطوب ہو اوسکو چہ ماشہ مروند مضاف بسماوی
الوزن سنوف کر کے بقدر تین ماشہ کے قند یا شہد
مین کہانا چاہئے کیا خوب ہو کہ طالبان صحت اسپر
عمل کرین اور تمام کو عمل کرائین زندگی شرط ہے
انشاء اللہ تعالی اسمی ترکیب کے استعمال سے
بیماری سے محفوظ رہین گے فقط

اعلان

چونکہ تہذیب کو ہاتہہ سے دینا آدمی کا کام نہین
ہر ہر ایک اعلی و ادنی کو تہذیب کی پیروی
کرنی واجب و فرض ہر لہذا ہم اپنے کارسپانڈنٹون
اور وقایع نگارون کی خدمت باعظمت مین
التماس کرتے ہین اور بذریعہ اعلان ہذا انہین
مطلع کرتے ہین کہ علم مناظر مین جس صاحب کا
مضمون اس اخبار منشور محمدی مین طبع ہوگا
اوس کے تیک دید کنندہ و ارسال صاحب مضمون
متصور ہونگے مالک مطبع اور اڈیٹر اخبار کو
اوس کے جوابدہی سے کچہ سروکار نہین
پس ہر صورت مناسب ہو کہ صاحب مضمون
خود اوس پر نظر

کہکر صحیح صحیح سند مستقل تحریر کرین مبادا کوئی
مخالف اوبھی اوسی سند اور حوالہ سنا سنایا بہ
وقت کارآمد نہین ہوا کرتا ہمارا ارادہ طرفین
کا طرف نیک ہی اور ہم ہر ایک مذہب وملت
والے سے دعاے خیر کے امیدوار ہین سخت
کلامی سے ہمکو سخت نفرت ہی جو صاحب ہمارے
اس اعلان کے پابند ہونگے اُن کا مضمون بلا
روک ٹوک طبع ہوگا کیونکہ آج تک اخبار ہذا مین
جو مضمون طبع ہوے نہایت عمدہ اور قابل
تعریف کسی کو کسی سے نام تک شکوہ نہین ہوا
اسیطرح ہمکو یقین واثق ہی کہ ہمارے معاون اخبار
اپنے یمن برکت سے ہمیشہ مددگار رہین گے
اور ہمارے اس التماس کو دل وجان سے
قبول فرماوین گے

شعر

نہ ہم راہ وفا بولی نہ تم طرز ستم چوکی —
نہ اپنی رہ سے تم چوکی نہ اپنی رہ سے ہم چوکی

اگرچہ بعضے احباب جواب ترکی بترکی لکھتے ہین
اور طرف ثانی کی مجیب ہوتی ہین یہ سب پر
افشا ہی کہ حرارت غریزی ہر ایک متنفس کو
ہوتی ہی بلکہ ہم امید رکھتے ہین کہ اسیطرحکی
ہدایت صاحب نوا فشان اور صاحب
شمس الاخبار اپنے وقایع نگارون کو کرین گے

اور رطب و یابس کو اپنے اخبارات مین جگہہ نہ دینگے
اور وہ کلمہ کہ جس سے کسی کے دل کو صدمہ پہونچی
حتی الامکان اوسکو بالکل آشنائی قلم نہ ہونے دینگے
کیونکہ دریا کو قابو مین رکھنا ساحل کا کام ہی اور
اس حسن انتظام مین اونکا نام ہی اس اعلان
دہی کا باعث یہی ہوا کہ ہمارے چند خیر خواہان
صادق الاختصاص غائبانہ ہمکو اسس قسم کی اعلان دہی
کی تحریک بلیغ فرماتے رہے۔ فقط

العبد

محمد عبد المجیب ایمای زمرۂ احباب معسکر بنگلور

اطلاع ضروری

اس اخبار کے چند ناظرین اون رسالون کے
خریدنے کی جو مذہب تثلیث کی تردید و نیز رفع
اعتراضات مثلثین مین جو دین اسلام پر کئے گئے تھے
تالیف کئے گئے ہین۔ نہایت خواہش ہی۔
لہذا مصنفین و مولفین رسائل مذکورہ و نیز اُن رسالون
کے بیچنے والون کی خدمت گرامی مرتبت مین التماس کیجاتی
ہی کہ بہ مہربانی اونکے نام سے مع قیمت آگاہ فرماوین
اور اپنے نام و نشان سے بھی خبردار کرین
یا تھوڑے تھوڑے کتب بطور امانت بزمرۂ
احباب مین پہونچا ذالین۔ بعد فروخت ہونے
کے مبلغ اون کتب کا مرسل ہوگا۔ فقط

بمقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبد المجیب سکرٹری طبع شد

از زمرۂ احباب در باب مرض مہیضہ و گرانی غلہ

تمہید

تری قتیل بتاتے نہین تجھے قاتل
جبا ان سے پوچھو اجل ہی کا نام لیتے ہین

انسان مین سب سے زیادہ شرف اگر گویائی ہے مہی کا پتلا زبان کے زور سے ساری مخلوقات پر اشرف ہوجای عجب قدرت الہی ہے لیکن بولنا انسان کا اگر بامو قع ہو تو ہنر اور جوہر ہے اور جو بے موقع ہو سراسر فساد و شر ہے کس حاسلے کہ گویائی اور بینائی سب عقل سلیم کے پیرو ہین جو بات اچھی طرح سمجھ کے زبان سے نکلتی ہے وہ عقل کے نور سے روشن معلوم ہوتی ہے اور جب تک سمجھ نہ لیا ہو اور زبان زہری کرے تو جہالت کی ظلمت سے منہ کا نور تاریکی سے بدل جاتا ہے کہنے والا جاہل احمق کہلاتا ہے جو لوگ دانا اور دانشمند مشہور ہوتے ہین انمین یہہ تعریف ہوتی ہے کہ جو کیفیت اونکے ذہن مین گذرتی ہے اوسکو بخوبی میزان خرد مین وزن کر کے مقدار قرار دیتے ہین پھر زبان فصیح سے بیان بلیغ کے مزے لیتے ہین اور دانشمند کہاتے ہین یہہ بات ناممکن نہین کہ وہی عالی مرتبہ ارباب خرد اگر کسی چیز کی حقیقت بخوبی سمجھ لینے سے پہلے اس نعمت پر کہ ہمکو معلومات علمی سے بہت کچھ یاد ہے طاقت لسانی ہماری عملی استعداد ہے۔ بیان شروع کرین تو ضرور منہ کی کہائین گے آفرین کہنے والون کو ہنسائین گے۔ لو صاحب اس اجمال کی یعنے تمہید اس قال و مقال کی یہہ ہے کہ دو نو اور دو سوال بعد از خیال سخاین اخبار کے ذریعہ سے ہر طرف دائر سائر نظر آتی ہین اجمالی و فی سبیل اونمین طبیعت لڑاتی ہین اکثر جوابون کے طور پر بڑے ہر طرف دیکھی جاتے ہین لیکن وہ جواب جنکو جواب شافی کہتے ہین کہ جس کے ہونے سے سوال مین کچھ سکت باقی نرہے جیسے بیمار کو شفا ہونا اوسوقت کہا جاتا ہے جب کہ علامت یا علت بیماری کی باقی نرہے ویسا جواب ابتک ان سوالات کو نصیب ہوا کہ ہنوز یہہ مباحثہ جاری ہے۔

سوال اول کیا سبب ہے کہ جسے حکومت انگریزی ملک ہند مین ہوی ہر سال ہیضہ کی شکایت کثرت سے پہیلی ہزارہا آدمی ضایع ہوتے ہین اگلے بادشاہون کے زمانہ مین ایسا زور نہ تھا دس پانچ سال مین کبھی وبا آئی تو پچاس ساٹھ کی جان پر لائی مخالف ہوگئی حالانکہ ایسا بندوبست نہ تھا اب باوجود میونسپل کمیٹی کا مقرر ہونا صفائی چرکاؤ صدہا روپیون کی لاگو ہونا مفت تقسیم ہونیکو دن بدن ترقی پر ہے۔

جواب وبا کا سبب یہہ ہی کہ مرض متعدی ہے یعنے اگر شخص کو مرض وبا پیدا ہو تو اوسکی صحت سے بلا ہجوم مادہ دوسری مین اثر کرتا ہے اور صحت موقوف اچھی غذا پر ہے اوسکا یہہ حال کہ ہندوستانی مفلس اپنا اچھا غلہ یعنے گندم برنج بڑی قیمت پاکر بیچ ڈالتے ہین اور ناقص غلہ اپنی خوراک مین صرف کرتے ہین جو اور باجرا مونہہ وغیرہ جو ناقص اور ثقیل غلہ ہے یا کنہ گندم دبای ہوی جو بدبو ہوجاتی ہے طمع مارے کہاتے ہین اور وبا مین جان عزیز گنواتی ہین۔

سوال دوم کیا سبب ہے جیسے انگریزی حکومت ہندوستان مین قایم ہوی ہے ہمیشہ گرانی رہتی ہے بہ نسبت آگے کے اب بارش خوب زمین زیادہ کاشت کیجاتی ہے پیداوار بہت

زمیندار آسودہ ہین -

جواب واضح ہو کہ آدمی کو عقل دی گئی ہے جسکے ذریعہ سے
رفع ضرورت کر لیتے ایک انسان دوسرے انسان کے کارخانہ
مین دخل دیسکتا ہے اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے کہ انسان کے
عقل کو خدا کے فضل سے زیادہ ہونیکی طاقت ہے جیسا کہ وحدت
سے اور قوتین بڑھ جاتی ہین عقل بھی ایک وقت حضرت انسان
کے قوتون مین سے ہے لیکن جو انسان خدا تعالیٰ کے کارخانون
مین عقل کو دخل دیتے ہین اونکی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص
لکڑی کی چھری بنا کے پتھر یا لوہے کو کاٹنا شروع کرے
اوسکو کامیابی نصیب ہونا محال ہے اور طوالت اس قیل وقال
کی ہمارے دعوی پر دال ہے یعنی جس سوال کا اصلی جواب مجیب
کے ذہن مین آجاوے تو اوسکے سنانے سے سایل کے بالکل
تسلی ہو جاتی ہے اور کوئی انکار یا تکرار باقی نہین رہتا مثلاً اگر
کسی ملک مین بارش نہو اور قحط پڑے اور سایل کا یہہ سوال ہو
کہ قحط پڑنے کی کیا وجہ جب اوسکو کہا جاوے کہ بارش نہین ہوئی
تو مطلق کچھ اور سوال یا استفسار کی ضرورت نہ رہیگی اور اگر
جواب دینے والا سوائے اسکے اور کوئی وجہ معقول پیش کریگا تو
سایل کو تسلی ہرگز نہوگی اور بات بڑھیگی -

نظر گاہ ان عالی ظرف پر ظاہر ہے کہ یہہ دونون سوال کسقدر
رجاہین ای ہر سوال کی اصلیت کو جو کہ مصداق ما بہا الاقتضاء
کا ہو کما ہی ثابت اور مفہوم مسلم اوسکا بقدر ادراک مباحثہ
مجیب کے دل نشین اور تسلیم بلا اکراہ کرائی تو انصاف سے مستحق جواب
کما ہا لاصول ہو سکتا ہے اس سوال کو تسلیم کرنا کہ درحقیقت

از زمان حکومت سرکار دولت ہاسانگریزی جسد الاتصال قحط ہوا
کا ہندوستان مین مسلم ہے اول تو ایمان کو اس عقیدت سے
برات ہے کہ بمصرفی خداوند حقیقی ایسی آفات کا قایم ہونا
ممکن ہو لو فرضا کہ ہر سال بحکم مدعی کوئی زید یا عمر زید کے
خانہ سے حاضر نہ ہو وہ سچ کہتا ہے بحکم - زبان خلق نقارہ
خدا ہم اس بات کا ثابت کر دینا اسا یطر تاریخی سے جسکے کتابین
لاکہون ہندو مسلمان انگریز بادشاہان سلف السلف تک
موجود ہین سوال کے تسلیم کرنے والے کا پھر بھی ذمہ ہے کے
نشانی تواریخ سے کس کس بادشاہ ہندوستان کے وقت مین
کب کب قحط ہوا اور کیا کیا انتظام سلاطین عہد سے ظہور مین آئے
جب اسکی مدت قیام قحط و وبا بہ تقدیر ہندسے شمار مین اگر
اوسط نکالی جاوے کہ عہد انگریزی کے پلہ میزان مین اور دن
کی نسبت کسقدر کمی بیشی ہے تو لایق اسکی ہوگا کہ وجہ اور دلیل کے
گرفتاری کا وارنٹ ابتدائی جاری ہو سکے الجمل علم تواریخ کا جاننا
یا اوس سے بہرہ یا نا کسی اندہے کو نصیب ہے نہین دیکھو کہ اتفاقات
قدرتی کی تشخیص علامات زمانہ بے بنیاد سے کچھ بھی نسبت نہین رکھتی
اس موقع پر علم تواریخ کی کچھ حقیقت نہین اور اسی سبب یہہ علم پریشان
ہے - محقق نر ہے کہ اگلے زمانہ مین متعدد بادشاہ اپنے اپنے سلطنت
کے جداگانہ مالک تھے اور جابجا حکومت جداگانہ کا ہونا مانع قحط
ہوتا تھا اور ہندوستان مین ۱۲-۱۳ کوس پر علداری بدل جاتی
تھی تو ضرور قحط کا دفعہ بآسانی ہوتا ہوگا - ہم اس مباحثہ مین اس
کامیابی کے امید پر تحریر نہین کر سکتے کہ ہم سرکاری علداری کو موجب
قحط و وبا کا قرار دیسکتے ہین یا اسکو برے کر سکتے ہین ہمارا

حاصل تقریر یہ ہے کہ ایسے حادثات تقدیری کو ملک کے مزین یا مسمت یا اقبال و ادبار تقدیری تصور کرنا چاہیے نہ کسی اسباب عارضی کے اقتضاے سرکار کے علداری مین جو جو اسباب تحقیقی فراہم ہوی ہاوے مین پر خیال جا سکتا ہے کہ وہم پرستان غافل از تقدیر کو البتہ مجال سوءظن کسی علداری سرکاری مین ایک آزادی ہر شخص اور ہر حال کے جو نہایت مرتبہ کو پہونچی ہے اوسکی تاثیرات یہہ خیال مین آسکتی ہے کہ قدیم دستور یعنے مالک ملک کو اپنے قلمرو کے غلہ کی حفاظت مثل اپنے خزانہ کے رکھنا واجبات سلطنت سے حاسر کا اس سے کچھ غرض نہین رکھتی ہر جیسا کہ ہر قسم کے سوداگرون کو اندیشہ مزاحمت نہین اور نفع ترکو واسطے ارزان خریدگران فروخت کا موقع ہر حال مین اونکو مد نظر ہے بلاشبہ غلہ پیداوار ہندوستان کا اور ملکون مین جہان اسکی حاجت دیکھیے جاکر نفع اوٹھانا شہر ہا در غلہ ایسی چیز ہے کہ ہر موقع پر جہان کوئی جانا رہو سبکو مطلوب اور مرغوب ہی اور ہندوستان کی زمین مین غلہ کا پیدا ہونا بہ نسبت اکثر اقالیم بلکہ تمام روی زمین کے زیادہ اور خوش مزہ اور مرغوب ہونا اکثر دلایل بدیہی سے ثابت ہے یعنی مسلمانون کی کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے جب نکالے گئے تو ہندوستان کی زمین پر رہے گویا جنت کے بعد اگر زمین عمدہ ہے تو ہندوستان ہے اور غلہ گندم جنت سے فرشتے لاے اور آدم کو اوسکی بونے جوتنے کی تعلیم ہندوستان مین کی کہ یہہ زمین لایق پیداوار غلہ گندم کے سب روی سے زیادہ ہے تبھی تو گندم کے پیداوار اب بھی مثل ہندوستان کے اور کسی ملک مین نہین ہوتی اور قحط کا عدم وجود سے ایک عالم پر موقوف ہے پس جبکہ چارون طرف کو اسے خشکی اور تری کے ایسے کھلے پڑے ہون اور ایسے مزہ دار عمدہ چیز اس کثرت سے خدا دے تو رکھنے والا سواے سلطان کے کون ہو سکتا ہے اور سلطان نے نفاسہ آزادی بجایا پھر فرمایے کہ ایران اور روم اور یورپ تمام ملک غلہ کے پڑے ہین کون احمق سوداگر ہوگا جو اسی جنس کے تجارت سے نفع اوٹھانے مین دریغ کریگا مصداق اسکا غلہ کے رئیس جو غلہ کے مالک ہوتے ہین اکثر بلکہ سراسر مفلس اور بیلایق ایسے کہ کسی شئی کی قدر اور روپیہ کے نہین جانتے مصرع جان تک دیتے ہین پیسا لیکے عزا در ہندوستان کے آدمیون کو عادت ہے کہ دو قوم موجودہ ہندوستا یعنی ہندو اور مسلمان کے ہندو گون نے تربیت اور تعلیم ابتدائی مغتر زاہد جفاکش ریاضت مند سے پائی ہے جو کم کھانا اور بے تکلف کھانا اور سادگی کی خوبی اور بزرگی جانتے ہین بخلاف اہل یورولا کے رہنے والون کے کہ وہ ہزار ہا برس سے خوگر فتہ غذاے لذیذ اور عمدہ کے ہین نظر براین کہا جاتا ہے کہ یہہ سب غلہ یہان سے اور ملکون کو اب جسطرح بیدریغ اور بے سخت چلا جاتا ہے کبھی کسی اور زمانہ مین نہین گیا - ہیم سکندر ایک کتاب ہے جو انگریزی سے اردو مین ترجمہ ہی اوسمین پرازمایکا حال لکھا ہے اوسکو مورخ کا نام ہوا ہے سنہ ۱۸۳۶ء مین لکھا ہے ایک فہرست تجارت کل اجناس کی جو تمام ہندوستان کے بہاں اور یہان سے باہر کو جاتے ہین - مارس ڈن صاحب سیاح کی تحقیقات سے ایک فہرست مین مدیاے ذات سے دریاے اٹک تک سب سلسلہ

ستوم کے اشیاء تجارتی کے فہرست مارلو پالوصاحب
سیاح کے تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم سے کون کون
مال نہ وستان باہر کے ملکون کو جاتا تھا ہر دو فہرست مین
اشیاے ذیل مدرج ہین - تیج پات - دار چینی - بقم کیرہ
چھیٹ رنگ برنگ کی - ریشم - نیل شکر تری ہیرہ موتی
زمرد - اور جواہرات - پیتل بشیشہ - موتنگا - سرمہ - سونا
چاندی - شراب - یہہ اشیاے تجارتی ہی جن سے تجارت
پیشون کے گزران کا ذریعہ قایم تھا غلہ کے تجارت ہندوستان
کے باہر نیجا کر خصایص ہندوستان کے خلاف قدیم رہا مگر اب کہ
ہر شئی کو آزادی ہے کوئی مانع نہین فقط -

سوال وجواب موحد

فقیر سید میر زا موحد ناظرین اخبار کے خدمت عالی درجت مین
گزارش کرتا ہے کہ اندلون اکثر صاحب ورافشان اور صاحب
شمس الاخبار وغیرہ پادری لوگ بذریعہ تحریر وتقریر کے عوام الناس
کو منادی اپنے مذہب کی سناتے ہین اور ہمارے ہموطن عیسائی
ہندو اور مسلمان بہت سے ایسے ہین کہ جنکو اپنی مذہب کے اصول
اور ادلہ مسایل فرعیہ سے مطلقاً آگاہی نہین ہے بلکہ وہ بکی بکی
جو کران حضرات کے واعظ اور کاٹی کستون کے مونہہ کیطرف دیکھا
کرتے ہین اور آگے یہہ جناب پادری لوگ اور کاٹی کست جو
مشن سے منادی کرنے پر نوکر ہین کھلے بازارون مین گرجے
گرجے اور ہاتہہ ہلا ہلا کر وعظ کرتے ہین اس لئے راقم نے مناسب
سمجھا کہ دس بارہ ہزار سوال جواب توریت - انجیل سے بنا کر
اپنے بہائیون کو انکے عقاید سے بخوبی آگاہ کردون تاکہ وہ

سوال وجواب مقابلہ اور مباحثہ مین نہایت سود مند اور مفید
مطلب ہون ان شاء اللہ تعالیٰ یہہ سوال وجواب بنر بار اسماے ذیل
مطلع انوار منشور محمدی مین طبع ہوکر شایع ہوتے رہین گے اور
ہر کس وناکس کو انکی تیک مسایل سے آگاہ کرین گے لہذا یہہ
ہین - **سوال** کیا مسیح انسان نہین تھا - **جواب**
بیشک وہ انسان تھا اسوقت کچھ ہم لوگ اوسکو انسان نہین کہتے اور
نہ مانتے بلکہ اوسکے زمانہ کے لوگ یہودی کہ جو اوسمین انسانی علامات
اور سوال وفعل دیکھتے تھے انسان جانتے تھے چنانچہ یوحنا کی
انجیل ۱ باب ۴۳ - آیت یہودیون نے اوسے جواب دیا اور کہا
ہم تجھے اچھے کام کی بابت نہین بلکہ کفر کی بابت سنگسار کرتے
ہین اور اس لئے کہ تو انسان ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے - اور
ہزارہا جگہہ انجیل مین مسیح نے اپنے آپ کو انسان کا بیٹا کہا ہے دیکھو
انجیل متی ۲۶ باب ۲۴ - آیت انسان کا بیٹا جاتا ہے جیسا
اوسکے حق مین لکھا ہے لیکن اوس آدمی پر افسوس ہے کہ جسکے وسیلے
انسان کا بیٹا حوالے کیا جاتا ہے اگر وہ آدمی پیدا ہوتا تو اوسکے لئے
اچھا تھا - آیات مذکورہ بالا سے وہ مطلب ادا ہوتے ہین ایک تو مسیح کا انسان
کا بیٹا ہونا ثابت ہوا دوم یہہ کہ اگر وہ خود مرنے آیا تھا اور اسکے باپ
خدا کا ارادہ تھا کہ وہ ہلاک ہو تو پھر یہودیون نے جسنے اوسے حوالہ کیا اوسکے حق
مین مسیح نے ایسی بددعا کیون دی کہ وہ آدمی پیدا ہوتا تو اوسکے لئے
اچھا تھا بلکہ اوس نے اوسکے ارادہ کو ظاہر کر دیا وہ مستحق انعام اور بخشش کا
تھا اسسے ثابت ہوا کہ وہ کچھ اپنی خوشی سے صلیب پر نہین چڑھا
بلکہ بزبردستی یہودیون نے اوسے پھانسی دیدی اور یہہ بات جیسا
اوسکے حق مین لکھا ہے یہہ کچھ مسیح کی پیش خبری مین داخل نہین

ہے دور روزمرہ یہودیون کو اپنے برخلاف اور دشمن جانے
دیکھتا تھا اس لئے وہ اپنے شاگردون کو عنوان اور قیاس سے
اپنے پکڑے جانے اور مارے جانے سے خبر دیتا تھا ایسے ایسے خبرین
دانا آدمی قیاس اور خیال اور صورت حال دیکھکر بے شمار بتلا سکتا ہے

سوال عیسیٰ نے کبھی اپنے گناہون کا اقرار کیا ہے یا نہین -

جواب کئی بار اوس نے اپنے گناہون کا اقرار کیا اگر وہ گنہگار
ہوتا تو اوسکو دعا اور نماز اور توبہ کی کیا حاجت تھی اور اکثر
فعل اوس کے برخلاف احکام الٰہی کے سرزد ہوے جنکا بیان تفصیل وار
ذیل مین مندرج ہے - اول اوس نے گناہون کا اقرار کرکے یحیی سے
غوطہ پایا ہے چنانچہ مرقس کی انجیل پہلے باب مین ہی نسخہ
۴ ۱۴ یحیی بیابان مین غوطہ دلاتا تھا اور گناہون کی معافی
کے لئے توبہ کے غوطہ دلانے کا وعظ کرتا تھا ۵ اور ساری
یہودیہ ملک کے اور یروشالم کے رہنے والے نکلے اوس پاس
جاتے تھے اور سب کے سب یردن کے دریا مین اپنے گناہون کا
اقرار کرکے اوس سے غوطہ کھاتے تھے ۹ اونہین دنون مین
یسوع نے ناصرت جلیل سے آکر یردن مین یحیی کے ہاتھ سے
غوطہ پایا - اور یہہ جلد اور گناہون کی معافی کے لئے توبہ کا
غوطہ الخ اور یہہ جملہ سب کے سب یردن کے دریا مین اپنے گناہون
کا اقرار الخ اور جو وہ غوطہ توبہ کا تھا تو اوس کے حقیقت ہی
تھی کہ غوطہ کھانے والا اپنے گناہون کا اقرار کرکے غوطہ کھاتا
تھا تو جناب مسیح کو بھی ضرور اپنے گناہون کا اقرار کرنا پڑا ہوگا
اور اگر گناہون کا اقرار نکرتے اور توبہ نکرتے تو وہ غوطہ کیون
کھاتے - **سوال** عیسائی دعوی کرتے ہین کہ مسیح انسان
کامل اور نیک تھا **جواب** یہہ عجب معاملہ ہے مدعی سست
اور گواہ چست افسوس ہے انجیل مین تو جناب مسیح اپنے نسبت
فرماتے ہین کہ مین نیک نہین ہون بلکہ جو کوئی لوگون کو نیک تصور کرتا
اور بولتا تھا وہ اسکو منع کرتے تھے کیونکہ ہر ایک انسان ظاہر اگر
ہو مگر باطن مین جانتا ہے کہ من آنم کہ من دانم اگر کسی عیسائی کو
ہمارے کہنے کا اعتبار نہو تو انجیل مین دیکھ لے چنانچہ متی ۱۹ باب
۱۶ - آیت بعد اوس کے ایک شخص نے آکر اوس سے پوچھا کہ اے نیک
مرشد مین کونسی نیکی کرون تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن ۱۷ - اوس نے
اُس سے کہا کہ تو مجھی کیون نیک کہتا ہے کہ نیک نہین مگر ایک
یعنی خدا الخ اور جناب مسیح کا یہی قول مرقس کے انجیل ۱۰ باب کے
۱۸ اور اس مین یون ہے کہ یسوع نے اوس سے کہا کہ تو مجھے نیک کیون
کہتا ہے کہ نیک نہین مگر ایک یعنی خدا اور لوقا کی انجیل ۱۸ باب
کے ۱۹ اور اس مین یون ہے یسوع نے اوس سے کہا تو مجھے نیک
کیون کہتا ہے نیک کوئی نہین مگر ایک یعنی خدا - دیکھو اسمین جناب
مسیح صاف فرماتے ہین کہ تو مجھے نیک کیون کہتا ہے -

سوال جناب مسیح خود مختار تھے یا نہین **جواب** وہ
خود مختار بالکل نہین تھے وہ اپنے بے اختیاری اور آپ سے
آپ کام کرنیکا انکار فرماتے ہین دیکھو یوحنا کی انجیل ۸ باب ۲۸
آیت سو مسیح نے اونہین کہا جب تم انسان کے بیٹے کو اونچا کروگے
تب جانوگے کہ مین ہون اور آپ سے کچھ نہین کرتا - آیات مذکورہ
بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح آپ سے کچھ نہین کرتا تھا اسلئے
اوسنے اپنے بے اختیاری کا آپ اقرار کیا ہے چنانچہ اصل بے اختیار
کا سبب بھی اوس نے آپ ہی بتا دیا ہے اور یہہ سب بے اختیار کا

ثبوت کامل ہے اگر اوسکو خود اختیار ہوتا تو وہ اپنے آپ کو
یہودیون کے غصہ سے بچاتا اور اسقدر ذلیل و خوار نہوتا وہ
صریحًا جانتا تھا کہ یہودی نہایت عداوت رکھتے ہین ایک ان
مین ایک دن وہ ضرور اپنی عداوت مجھسے نکالینگے اس دور اندیشی
کے سبب اوس نے ایسا ارشاد فرمادیا کہ جب تم انسان کے بیٹے کو
اوپنچا کروگے تب جانوگے کہ مین ہون اور آپ سے کچھ نہین کرتا
سوال مسیح کس واسطے چھپتا اور ڈرتا تھا۔ **جواب**
بسبب خوف اپنی ہلاکت کے ڈرتا تھا اور اپنی جان بچانیکے لئے
جنگل اور بیابان مین بھاگا پھرتا تھا اور اپنے پوشیدہ رہنے کو
لئے اپنے شاگردون کو تاکید کرتا تھا دیکھو لوقا کی انجیل ۹ باب
۲۰ آیت سے ۲۱ تک اور اوس نے کہا تم کیا کہتے ہو کہ مین کون
ہون پطرس نے جواب دیکر کہا مسیح خدا کا۔ ۲۱ تب اوس نے تاکید
کرکے اونہین حکم دیا کہ یہہ کسی سے مت کہو کیون جی اگر مسیح کو
اپنے جان کا خوف نہوتا اور اگر خدای مجسم ہوتا یا انسان کامل
ہوتا تو ایسا حکم کیون تاکید سے دیتا سچ ہے پیران نمی پرند
مریدان میپرانند شاگردون نے شہرت کرکے اونکو گرفتار کرادیا
اور آپ انکار کرکے بھاگ گئے اور برے وقت مین شریک نہوئے
سوال خدا کو کسی نے دیکھا ہے **جواب** کسی نے نہین
دیکھا اور نہ کوئی دیکھہ سکتا ہے چنانچہ دیکھو یوحنا کی انجیل ۱ باب
آیت ۱۸ کسی نے خدا کو کبھی نہین دیکھا **سوال** مسیح کو بھی
کسی نے دیکھا ہے **جواب** کسی کا کیا ذکر ہے لاکھون لاکھ
بے شمار آدمیون نے اوسکو دیکھا ہے وہ کہا تا پیتا سوتا جاگتا
بولتا براز وغیرہ حاجت کا محتاج تھا۔

سوال اگر مسیح خدا ہوتا تو وہ خدا کیطرح کسی کو نظر نہ آتا
کیونکہ سوال چیز مین ثابت کیا گیا ہے کہ خدا کو کسی نے نہین دیکھا
برعکس اوسکے مسیح کو لاکھون آدمیون نے دیکھا ہے۔ اور علاوہ اسکے
خدا کہانے پینے سونے جاگنے وغیرہ حاجات انسانی سے بری ہے
سوال عیسائی کہتے ہین کہ مسیح کی عبودیت مین الوہیت تھی۔
اور وہ خدا مجسم تھا **جواب** اس محل پر عیسائیون کی عقل
عجیب پر تعجب آتا ہے کہ وہ عبودیت مین الوہیت شامل کرتے ہین
کیونکہ الوہیت کا جسم کے قید مین آنا عقلًا و نقلًا محال ہے کیا بات
انسان کا جسم ہمیشہ تغیرات رکھتا ہے ایسا ہی مریم کی پیٹ مین
بحالت جنین رہا اور پھر پیدا ہوا اور جوان ہوا آخرکار صلیب پر لٹکا
خدا تعالی ایسے جھگڑون اور ایسی تغیرات اور تبدیلی
سے پاک ہے چنانچہ دیکھو ملاکی کی کتاب ۳ باب ۶ آیت
کیونکہ مین خداوند ہون مجھہ مین تغیر نہین ای ہی یعقوب اے تم بنی ہے
اور پھر دیکھو یعقوب کا پہلا خط ۱ باب ۱۷ آیت ہر اچھی بخشش اور
ہر کامل انعام اوپر ہی سے نوروں کے باپ سے اوترتا ہے جس کے نزدیک بدلنا اور
پھرجانے کا سایہ بھی نہین۔ اور دیکھو زبور ۱۰۲ ۔ آیت ۲۶ اے خداوند کے
مفعول بہا بدتک ثابت رہینگے اوس کے دل کے محاسبہ ساری نسلون مین رہینگے
سوال عیسائی کہتے ہین باپ کی الوہیت یعنی خدا اور مسیح کی الوہیت
یعنے مسیح اور روح القدس کی الوہیت یہہ تینون تا قیم ایک ہین
جواب کون عیسائی کہتا ہے کہ تینون الوہیت ایک ہین اگر
کوئی ایسا کہتا ہے تو وہ بیبل کے خلاف ہے کیونکہ اوسمین تینون
الوہیت مین امتیاز اور فرق کیا گیا ہے اور متعدد امین متعلق
منقسم ہوا ہے زیرا انجیلین کھولکر دیکھو حضرت پولوس کا پہلا خط

قرنتھون کو ۸ باب ۶- آیت ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے
جس سے ساری چیزین ہوئین اور ہم اُسی کے لئے ہین اور ایک
خداوند ہے جو یسوع مسیح ہے جسکے سبب سے ساری چیزین ہوئین
اور ہم اوسکے وسیلے سے ہین - اب انصاف آدمی سمجھ سکتا ہے کہ
اگر مسیح خدا سے جدا مستقل خدا کا بیٹا ہوتا تو حضرت پولوس
ایسا ارشاد نفرماتے کہ ہمارا ایک خدا ہے جو باپ ہے اور ایک
خداوند مسیح ہے اب اور ذرا خیال کرنا چاہئے کہ اگر مسیح اور خدا
کی الوہیت ایک ہوتی تو خود مسیح متی کی انجیل ۲۸ باب ۱۹- آیت
مین یون کہون فرماتے ۱۹- پس تم جاکر سب قومون کو
شاگرد کرو اور اونہین باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے
بپتسما دو اور دیکھو متی ۲۸ باب ۱۸- آیت یسوع نے پاس
آکر اونہین کہا کہ سارا اختیار آسمان اور زمین پر مجھ دیا گیا -
اللہ رے خوش فہمی عیسائیون کی کہ اگر مسیح مین الوہیت
ہوتی اور وہ خود اختیار رکھتا تو کبھی ایسا نہ کہتا کہ مجھے دیا گیا
اس سے ظاہر ہوا کہ اختیار دینے والا کوئی اور ہے کہ جس نے
مسیح کو اختیار دیا ہے باقی آیندہ - میرزا موحد -

عیسائیونکی نالش

اندنون عیسائیونے ایک نیا رنگ جمایا ہے کچھ اور ہی نقشہ
دکھایا ہے - مسلمانون سے مذہبی مباحثے کی قیل و قال شروع
کرتے ہین جسوقت الزام لگا ہین تو میجسٹریٹ کے پاس نالش
لیجاتے ہین کہ دیکھو ہماری دلآزاری کی ہے مسلمانون نے عیسیٰ مسیح کے
حق مین برا کہا اور ہمکو الجھنے کا کام پڑا حالانکہ انجیل مین ہے
کہ جو کوئی عیسیٰ کے حق مین برا کہے معاف کیا جائیگا چنانچہ
لوقا کے ۱۲ باب ۱۰- فقرے مین مرقوم ہے - اور متی کی انجیل
۱۲ باب ۳۲ فقرے مین لکھا ہے کہ جو کوئی ابن آدم کی بدگوئی
کرتا ہے یہ اسے معاف کیا جائیگا اب جب انجیل ہی اسطرح کی
مغفرت و معافی بتلاتی ہے تو اب میجسٹریٹ صاحب انجیل کی برخلاف
کیا حکم کرینگے اور ایسے آدمی کو کونسی ایکٹ کے موافق سزا دینگے
قطع نظر اسکے مین کہتا ہون کہ کوئی مسلمان - مسیح صاحب کی حق میں
برا نہین کہتا ہے باوجود اپنے پیغمبر کی شان مین یاوریون کی
بے اصل بولیان سنتے اپنا سا منہ لئے چپ رہجاتا ہے - ہان
اگر کچھ کہتا ہے وہی کہتا ہے جو واقعی اور صحیح ہو - مثلاً
مسیح صاحب کا ہتھوکا لینا کوڑے لگوانا کھانا اور اونکا لعنت
مین گرفتار آنا وغیرہ اسمین کچھ برائی نہین کیونکہ یہ کل باتین
بطور پیشین گوئیون کے انجیل مین آئی ہین اور مسیح صاحب نے سب کے
سب بھر پائی ہین قصہ مختصر کیونکر کہیے کہ یہہ نالش کنندے
سچے عیسائی ہین - عیسائیون کی تو یہہ شان ہے کہ خود وے
حاکمون کے آگے حاضر کئے جائینگے نہ کہ اونہون اورون کو حاضر کرائینگے
چنانچہ مرقس کے ۱۳ باب ۱۱ فقرے مین لکھا ہے - اپنے لئے خبردار
رہو - کیونکہ تمہین مجلسون مین اور عبادت گاہون مین سپرد کرینگے
اور تمپر مار پڑیگی اور تم حاکمون اور بادشاہون کے آگے میرے
واسطے حاضر کئے جاؤگے - اور ۱۳ فقرے مین - میرے نام کے
سبب سب تمہارے دشمن ہونگے پر جو کوئی کہ آخر تک صبر کریگا -
نجات پائیگا - انتہی - پھر یہہ کیا ہوگا جو ان عیسائیون کا
عمل اسکو برعکس وقوع مین آتا ہے - سراسر مخالفت دکھاتا ہے
اب اس بارے مین کیا حکم کیجئے آیا یہ پیشین گوئی کہونی

یا ان نا فہم گذشتہ لوگون کی عیسویت جھوٹی ہی - جب انہون نے
قول مسیح کی مخالفت کی تو عیسائی کا بیکو ہے - پھر نا
اوسش کیا کر رہے ہین کہ خود بسبب خلاف ورزی کے
مجرم بن چکے ہین - اسی موروثی سچے عیسائیو کیا کر رہے ہو
اور کس گنج خمول مین پڑے ہو - دیکھو کہ بالخصوص کالے
غرضی عیسائی عیسویت کو علی الخصوص عوام کی نظر مین کیسا بدنام
کر رہے ہین اور کیسے عمدہ عمدہ پیشین گوئون پر سے لوگون کا
بتا لگانے کا سبب کر دیتے ہین کیا یہ ازالہ حیثیت
عرفی نہین نمبر گران مخالف عیسائیون کا معقول بندوبست
اور انسداد کیون نہین کرتے - یا انکو اپنی خاص جماعت
سے کسلئے خارج نہین کر دیتے تا آیندہ عبرت ہو
کوئی عیسائی کہلانے والا خلاف آئین انجیل نہ کرے اور
تمھارے مسیح صاحب کی روح مبارک بھی شاد و خورم رہے
یہ اچھی تدبیر ہی - آیندہ خود مختار ہو تم جانو اور تمھاری
انجیلی پیشین گوئیان جانو - حاصل کلام مین دل سے
تصدیق کرتا ہون کہ مسلمانون اور عیسائیون کے
جو مباحثے چل رہے ہین اسمین غور و پرداخت کیجے تو کہہ
نہین سکتے کہ عیسائی لوگ حق پر ہین - کیونکہ انہون نے
جو کچھ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی شان مین
کہتے ہین سب کا سب بے اصل اور کذب و بہتان ہی سراسر
فتنے کا سامان ہی - پس اس صورت مین مناسب
تو یون تھا کہ مسلمان فریاد و مرافعہ کرتے برخلاف اسکے
عیسائی نالش و استغاثہ کر رہے ہین عجب اٹھا

۹

معاملہ بن رہا ہی - فاعتبروا یا اولی الابصار -

راقم عبد الحق تحقیق ساکن سکندر آباد -

مضمون در باب امراض متعفنہ

یہ مضمون فوائد مشمون جو جناب افضل مآب
حکیم سید محمد صاحب بن جناب حکیم نور شاہ صاحب
ساکن پشیالہ کی طرف سے حوالہ قلم ہوا تھا
بتوسل صاحبان سررشتہ انجمن حمایت اسلام لاہور
ہمارے پاس آنے سے بخیر درج اخبار کیا جاتا ہی - وہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ظاہر ہی امراض کے بڑے قسمین دو ہین
ایک غذائی دوسرا وبائی غذائی کے لئے کوئی خاص موسم و سبب
تعین نہین کیا جا سکتا بجز اسکے کہ جب کسی نوع کی سخت بی اعتدالی
ہوگی اور بسا اوقات ضروریہ مین نقص ہوگا اس مرض کا زہر جسم مین
سرایت کر جاے گا - وبای ہمیشہ اکثر اون ایام مین زیادہ
ہوتی ہی کہ جب ہوا مرطوب ہو کر متعفن ہو جاتی ہی مثلاً موسم برسات
مین ہوا بسبب کثرت بارش مرطوب ہو جاتی ہی اور متعفن
بدبودار کوڑا کرکٹ کے جگہین مثل پڑاو ہے اور کوڑیون کے
بدبودے اوٹھتے ہین اور وہ بدبو ہوا مین مکر کل ہوا کو کثیف
اور متعفن کر دیتی ہی کہ جسکو انگریزی مین ملیریا کہتے ہین اور یہ بات
ظاہر ہی کہ ہوا کے پاک اور صاف ہونے پر انسان کی صحت اور زندگی
کا زیادہ تر مدار ہی پس جب ہوا کا یہ حال ہو کہ سب کے سب فاسد اور
ناپاک ہو جاوے پھر وبای ہیضہ کا حدوث کیونکر نہو خاصکر ایسے
مقامات مین کہ جہان گہنے بود و باش ہو اور کوچی اور بازار
سکڑی اور تو بھی تالابون کے کثرت ہو نالیان اور بدرو